ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

# دجالی نظام کے خدوخال اور حضرت عیسیٰؑ کا خاتمہ دجال: اسلامی تناظر میں

# Features of *Dajjali* (anti-Christ) System and End of *Dajjal* by *Hazrat Issa* (A.S.): in Islamic Perspective

**Dr Nosheen Zaheer**
Associate Professor, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta nosheenirma@gmail.com
**BiBi Laila Khan**
BS, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta
**BiBi Kalsoom**
BS, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

**Abstract**
Abrahamic religions (Judaism, Christianity and Islam) share the common grounds in eschatology, dealing with the end of this world. The main character of this eschatological belief is the arrival of a saviour who will save the world. Islamic eschatology also elaborated the character of *Dajjal*, the greatest liar who will deceive the world by his deceptions. *Dajjal* will deceive people by claiming himself the promised saviour, the *Messiah*. He will also claim that he is Almighty God. The system he will impose will be named as *Dajjali* system. This paper aims to explore the main features of this *dajjali* system in the light of *Quran* and *Ahadith*. And what *hikmah* of Allah will reveal at the end of *dajjal* and his *Dajjali* system by *Hazrat Issa* (A.S.)?

Key words: *Dajjal*, *Hazrat Issa* (A.S.), *Dajjali* System

تمام الہامی مذاہب کائنات کے اختتام سے پہلے قرب قیامت کی نشانیوں اور اس دور میں فتنوں کے ظہور کی پیشنگوئی کرتے ہیں۔ اسلام میں بھی قرب قیامت میں رونما ہونے والے فتنوں کی تفاصیل احادیث مبارکہ میں درج ہیں۔ ان کو قرب قیامت کے فتنوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسلام ان فتنوں کو ان کی نوعیت کے اعتبار سے دو میں منقسم کرتا ہے قرب قیامت میں چھوٹے فتنوں کا ظہور اور ان کی نشانیاں اور بڑے فتنوں کا ظہور اور ان کی نشانیاں۔ اس تحقیق میں قرب قیامت کی تین بڑی نشانیوں امام مہدی کا ظہور، حضرت عیسیٰؑ اور دجال اور یاجوج ماجوج میں سے صرف دجال اور اس کے خاتمے کو بحث کا موضوع بنایا جائے گا۔ حدیث شریف میں دجال کا مکمل نام مسیح دجال ہے۔ یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے مسیح اور دجال۔ اسلام میں لفظ مسیح کو دو مختلف شخصیات کے نام کے ساتھ منسلک کرتے ہیں۔ سچے مسیح کو قرآن حضرت عیسیٰؑ سے منسوب کرتا ہے[1]۔ لیکن جب لفظ مسیح کے ساتھ دجال کا اضافہ ہو جائے تو یہ اس دھوکے باز کو ظاہر کرتا ہے جس سے تمام انبیاء نے اپنی قوم کو آگاہ کیا۔ اگر لفظ دجال کے لغوی معنی پر غور کیا جائے تو یہ اس دھوکے باز کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اپنی دھوکے بازی، جھوٹ اور چیزوں کو غلط ملط کر کے حقیقت کو چھپاتا ہے لیکن احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ مخصوص

[1] -Yusuf ibn Abdullah ibn Yusufal-Wabil(author), Abu ‘Abdullāh(translator), The Dajjal and Return of Jesus, Birmingham, Daar us-Sunnah Publisher, p.14

HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اصطلاح قرب قیامت میں ظاہر ہونے والے کانے شخص کا نام ہے جو حق کے ساتھ جھوٹ کی آمیزش کر کے لوگوں کو دھوکا دے گا وہ لوگوں کو آسمان سے باش برسا کر۔ زمین کو خزانے اور نباتات سے بھر کر اور جھوٹے معجزات دیکھا کر آزمائش میں مبتلا کرے گا۔[2]

### سابقہ ادبیات کا مطالعہ

مسیح دجال کی تمام تفصیلات نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں درج ہیں۔ آپ ﷺ کی دجال سے متعلق تمام پیشنگوئیوں کی حکمت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت دجال کی تمام نشانیوں اور سمبلز سے آگاہ ہو جائے۔ تاکہ امت مسلمہ اس کی نہ صرف شناخت کر کے اس کے دجل سے بچے بلکہ اس کے کفر کے خلاف جہاد بھی کرے[3] ۔ آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں اس کی ظاہری شکل وصورت اور جسمانی خدوخال کو بیان کیا گیا ہے۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں آپ ﷺ دجال کے آنکھوں کی نشانی بتاتے ہوئے فرماتے ہیں "اعور العین الیمنی کانها عنبة طافية (دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا وہ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہے"[4]۔ آپ ﷺ ایک اور حدیث میں دجال کی آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھے ہونے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں "وان بين عينيه مكتوب كافر اور اس کی دونوں انکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا"[5]۔ دجال کے چہرے کی رنگت، بالوں اور حلیہ کی مزید تفصیل بھی آپ ﷺ کی حدیث میں درج ہے۔ جس میں آپ ﷺ نے نیند کی حالت میں اسے دیکھا "ثم ذهبت التفت فاذا رجل جسيم احمر جعد الرس اعور العين، كان عينه عنبة طافية ، قالوا: هذا الدجال پھر میں نے ایک طرف التفات کیا تو ایک سرخ جسم آدمی دیکھا جس کے سر کے بال سخت گھنگریالے تھے اور وہ ایک آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ دجال ہے"[6]

دجال کے موجودہ ٹھکانے کا علم اللہ پاک کو ہے لیکن آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ میں صحابی رسول تمیم داری تیس بندوں کے ساتھ سمندر میں ایک مہینے سے زیادہ رہے اور پھر وہ ایک جزیرے پر پہنچے جہاں ان کی ملاقات دجال سے ہوئی۔ اور دجال نے انھیں اللہ پاک کے حکم سے اس کی آزاد ہونے کے وقت کی نشاندہی کی۔ صحابی نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ جب وہ جزیرے پہنچے تو ان کی ملاقات موٹے اور گھنے بالوں والے جانور سے ہوئی۔ جو انھیں دیر کی عمارت میں لے گیا کہ وہاں ایک شخص ہماری خبروں کا مشتاق ہے۔ وہاں پہنچ کر اس شخص نے کہا "مجھے (علاقہ) بیسان کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: تم ان کی کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تم سے اس کے کھجور کے درختوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پھل دیتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے جب وہ پھل نہیں دیں گے۔ اس نے کہا مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ انھوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی (گہرائی میں) چلا جائے گا۔ اس نے کہا: مجھے (شام کے علاقے) زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ، انھوں نے کہا: اس کی کس چیز کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے

---

[2]- مولانا عمر عاصم "دجال کا لشکر بلیک واٹر" جامعہ حفصہ اردو فورم، 2009، ص 20

[3]- Mohammad Bayazeed Khan Pani, Dajjal? The Judeo-ChristianCivilization, Bangladesh, the Best Seller Book, 2008, p. 48

[4]- امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (مؤلف)، حافظ عبدالستار الحماد (مترجم)، صحیح بخاری اردو، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، ح 7123، ص 410

[5] امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (مؤلف)، حافظ عبدالستار الحماد (مترجم)، صحیح بخاری اردو کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، ح 7131، ص 412

[6] -امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (مؤلف)، حافظ عبدالستار الحماد (مترجم)، صحیح بخاری اردو کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، ح 7128، ص 411-412

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

کہا: کیا چشمے میں پانی ہے اور کیا وہاں کے باشندے چشمے کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اسے کہا: ہاں، اس میں بہت پانی ہے اور اس کے باشندے اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اس نے کہا: مجھے امیوں (اہل عرب) کے نبی ﷺ کے بارے میں بتاؤ، اس نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکال کر مدینہ میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: کیا عرب نے اس کے ساتھ جنگیں لڑیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس نبی ﷺ نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ تو ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے ارد گرد کے عربوں پر غالب آ گئے ہیں اور انھوں نے آپ ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ انھوں نے کہا۔ اس نے ان سے کہا: یہ ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: یہ بات ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ اس نبی ﷺ کی اطاعت کریں اور میں تمھیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں ہی مسیح دجال ہوں اور مجھے ان قریب نکلنے کی اجازت مل جائے گی"[7]

دجال کے وقت خروج کی تفصیل بھی نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں موجود ہیں آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے "**عمران بیت المقدس خراب یثرب، و خراب یثرب خروج الملحمة و خروج الملحمة فتح قسطنطنیة خروج الداجال** بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی بربادی کے وقت ہو گی، اور یثرب کی خرابی بڑی جنگ کے بعد ہو گی، اور بڑی جنگ فتح قسطیطینہ کے وقت ہو گی، اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے سے ہو گی"[8] ان تمام واقعات کو جو مندرجہ بالا حدیث میں درج ہیں کو مکمل ہونے میں چھ سال لگیں گے اور دجال کا ظہور ساتویں برس ہو گا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "**بین الملحمة و فتح المدینة ست سنین، و یخرج الدجال فی السابعة** جنگ عظیم اور شہر کی فتح کے مابین چھ سال کا وقفہ ہو گا، جبکہ دجال کا ظہور ساتویں سال ہو گا"[9] اور اس کے خروج کے علاقہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "**ان الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لھا خراسانیتبعه اقوام کانوجوھھم المجانالمطرقة** دجال مشرق کی سرزمین نے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے کچھ لوگ اس کے پیچھے جائیں گے، جن کے چہرے ایسی ڈھالوں کی مانند ہوں گے جن پر چمڑا لگایا جا سکتا ہو"[10]

دجال کے پیروکار میں انسان، جنات و شیاطین سب شامل ہوں گے۔ نبی نوع انسانوں میں ستر ہزار یہود کو آپ ﷺ نے اس کے پیروکار بتایا ہے آپ ﷺ کی حدیث ہے "**یتبع الدجال، من یہود اصبہان، سبعون الفا، علیھم الطیالسة** اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (یہودی) دجال کی پیروی کریں گے، ان (کے جسموں) پر طیلسان کی عبائیں ہوں گی"[11] کچھ ضعیف احادیث میں عورتوں کو بھی دجال کا پیروکار بتایا گیا ہے اور اس وقت اہل ایمان مردوں کے لئے اپنے گھر کی عورتوں کو اس فتنے سے بچانے کے لئے انھیں گھروں میں بند رکھنا پڑے گا۔

دجال زمین پر چالیس دن تک رہے گا اور پوری دنیا گھومے گا اس کے ان چالیس دنوں کی کیفیت کی تفصیل بھی حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "**اربعون یوما، یوم کسنة، و یوم کشھر، و یوم کجمعة، و سائر ایامکم** چالیس دن، (ان میں سے) ایک دن ایک سال کی طرح ہو گا، ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک دن ایک ہفتے کی طرح، اس کے باقی سارے دن تمھارے دنوں کی طرح ہوں گے"[12]

---

[7]-ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحی سلطان محمود (مترجم)، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب جساسہ کا قصہ، جلد 5، ح7386، ممبی، دار العلم، 2015، ص457-458

[8]-امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب (مؤلف)، ابوانس محمد سرور گوہر (مترجم)، مشکوۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب جنگوں کا بیان، جلد 3، ح5424، لاہور، محمد سرور عاصم، 2013، ص250

[9]ایضاً، جلد 3، ح 5427، ص250

[10]-امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی (مؤلف)، ابوالعلاء محمد محے الدین جہانگیر (مترجم)، شرح سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰؑ ابن مریم وخروج یاجاج وماجوج، جلد 6، ح4072، لاہور، شبیر برادر، 2015، ص537

[11] - ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحی سلطان محمود (مترجم)، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب: فی بقیۃ من احادیث الدجال، ح7392، ص461

[12]-- ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحی سلطان محمود (مترجم)، صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب: مسیح دجال کا بیان، ح7373، ص443

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

مسیح دجال جھوٹا مسیح ہے جو لوگوں کے ایمان کو فتنے میں مبتلا کرے گا اس لیے اللہ پاک اس کا انجام عیسیٰؑ ابن مریم (مسیح صادق) کے ہاتھ سے کروائیں گے۔ آپ ﷺ کی حدیث ہے "**فیطلبه حتی یدركه بباب لد، فیقتله** آپ (عیسیٰ) علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لد کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے "[13]

زیر تحقیق ریسرچ پیپر میں دجال کے حوالے سے تحقیق کو مندرجہ ذیل سوالات تک مقید رکھا جائے گا

1- دجال ایک فتنہ اکبر ہے اور دجالیت اس کے نظام کا نام ہے اس دجالیت کے نمایاں خدوخال کیا ہیں؟ جن کی نشاندہی قرآن اور آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں کی گئی ہے۔

2- یہود کیوں دجال کی پیروی کریں گے اور حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں دجال کے خاتمے میں اللہ پاک کی کیا حکمت پوشیدہ ہے؟

**دجالیت**

مندرجہ بالا تمام آحادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ دجال ایک شخص کا نام ہے جو قرب قیامت میں ظاہر ہو گا اور دجالیت اس نظام کا نام ہے جو دجالی آئیڈیولوجی کی تمام خصوصیات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور اس نظام کا مقصد لوگوں کو دجال سے مانوس کروانا ہے۔ یہ نظام تمام الہامی مذاہب کی تعلیمات سے متصادم ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا "**انی لانذركموہ، ما من نبی الا وقد انذرہ قومه، لقد انذرہ نوح قومه** میں تمھیں اس سے خبردار کر رہا ہوں، اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا "[14] دجالیت کا مرکز و محور وہ لفظ ہے جو دجال کی دو آنکھوں کے درمیان درج ہے اور ہر ایمان والا چاہے وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ اسے اس کے چہرے پر لکھا ہوا پائے گا اور وہ لفظ "**کافر**" ہے۔ کافر کے عربی میں معنیٰ انکار کرنے والے کے ہیں اور اسلام میں کافر کا دوسرا نام ملحد ہے یعنی اللہ کا انکار کرنے والا۔ قرآن پاک کفر کرنے والا کو اور اس کے ٹھکانے کو یوں بیان کیا گیا ہے

"وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ"[15]

ترجمہ: "اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے "[16]

قرآن میں سب سے پہلا کفر کرنے والا شخص ابلیس ہے جس نے اللہ پاک کے حکم پر آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ قرآن پاک میں اللہ پاک ابلیس کے اس کفر کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ"[17]

ترجمہ: "اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آ کر کافر بن گیا "[18]

---

[13]- ایضا

[14] - ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود (مترجم)، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ابن صیاد، ح 7356، ص 435

[15]- سورۃ التغابن: 10

[16] - سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد 3، ص 1333

[17]- سورۃ البقرہ: 34

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

پس قرآن پاک ابلیس کو کفر کرنے والوں کا امام و پیشوا بتاتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں ابلیسیت دجالیت کا دوسرا نام ہے۔ دراصل اگر کفر کے دوسرے معنی پر غور کیا جائے تو ابلیس اور دجالیت کا طریقہ واردات واضح ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے اگر کفر کے تمام مطالب کو یکجا کیا جائے تو یہ بے ایمانی، ناشکری اور سچ کو چھپا کر جھوٹ کو سچے دعوی سے پیش کرنے کے ہیں۔[19] یعنی ابلیس اور دجالیت کا محور و مرکز تو ایک ہی چیز ہے لیکن ابلیس اور دجال اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ ابلیس دجال کے اس دنیا میں خروج کے لیے ابلیست یا دجالیت پھیلا کر اس کی آمد کی راہیں تو ہموار کر رہا ہے لیکن وہ دجال کی طرح ایک باقاعدہ شخص کے طور پر لوگوں کے سامنے ظاہر ہو کر کھلے عام اپنی بادشاہت قائم کرنے کا دعوی دار نہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں ابلیسی نظام کو اس پوری دنیا میں رائج کرنے والا شخص دجال ہو گا۔

اس دجالیت کا سب سے پہلا رکن اللہ کے الہ ہونے کا انکار لوگوں میں رائج کرنا ہے جیسے آج کل لوگ ملحد یا ایے ٹھیسٹ کہتے ہیں۔ خدا کی ذات کے انکار کے ابلیسی منصوبے پر غور کیا جائے تو ایک دو سال کا منصوبہ نہیں بلکہ اس پر کام تو اس نے اس دن سے شروع کر دیا تھا جس دن اس نے اللہ رب العزت سے مہلت مانگی تھی۔ قرآن پاک میں ابلیس کی اس مہلت کو یوں بیان کیا گیا ہے

"قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ"[20]

ترجمہ: "کہنے لگا کہ میرے پروردگار مجھے اس روز تک کہ لوگ اٹھائے جائیں مہلت دے"[21]

ابلیس کے اس مہلت مانگنے کا مقصد بھی قرآن پاک میں واضح کیا گیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو صراط مستقیم پر چلنے سے روکے گا۔ ابلیس نے اللہ پاک سے کہا

"قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ"[22]

ترجمہ: "(پھر) شیطان نے کہا کہ مجھے تو تو نے ملعون کیا ہی ہے۔ میں بھی تیرے سیدھے رستے پر ان (کو گمراہ کرنے) کے لیے بیٹھوں گا"[23]

شیطان انسان کا وہ دشمن ہے جو اسے صراط مستقیم سے ہٹانے کے لیے فریب دیتا ہے

"وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا"[24]

ترجمہ: "اور جو شیطان انہیں وعدے دیتا ہے وہ دھوکا ہی دھوکا ہے"[25]

اس فریب میں وہ انسان کو اس کی نافرمانیوں اور سرکشی کو نہایت خوبصورت اور دلکش بنا کر پیش کرتا ہے۔ اور یہ لوگ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنے نفس کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں "اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ"[26]۔ ابلیس نے انسان کی سرکشی کو انکار خدا کے منصوبے میں تبدیل کرنے کے لئے اسے

---

[18]- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی، جلد 1، ص 12-13

[19]-Juan Cole, Infidel or Paganus? The Polysemy of *kafara* in the Quran, Journal of the American Oriental Society, 2020, p.617. DOI: 10.7817/jameroriesoci.140.3.0615

[20]- سورہ ص: 79

[21]- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد 3، ص 1094

[22]- سورہ الاعراف: 16

[23]- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد 1، ص 360

[24]- سورہ النسآء: 120

[25]- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد 1، ص 230

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

مختلف وسواس کے مراحل سے گزارا۔اور آخر کار اسے اپنے اس انکار خدا کے منصوبے میں پہلی کامیابی قدیم یونان سے حاصل ہوئی جنھوں نے موجود ملحدانہ نظریات کی داغ بیل ڈالی۔اس میں سب سے پہلے قدیم یونانیوں نے علم فلسفہ کی سب سے پہلی بحث چھیڑی جو خدا کے وجود کو کم ایمان والے لوگوں کے دلوں میں متزلزل کردے۔اور وہ بحث یہ ہے کہ برائی کا خالق کون ہے ؟اور ایک انصاف پسند خدا لوگوں کو تکلیف اور دکھ میں کیوں مبتلا کرتا ہے ؟وہ ان لوگوں کی دادرسی کیوں نہیں کرتا جو دن رات اس کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے التجائیں کرتے ہیں۔ پھر عقل کی بناپر ان نظریات نے مختلف سوالوں کی اشکال اختیار کی۔ یہاں تک کے لاطینی زبان میں سب سے پہلے انکار خدا کے لئے لفظ اے۔ ٹھیسٹ وجود میں آگیا جس کے معنی ہیں کوئی خداموجود نہیں۔ یہ لفظ اپنے معنی سے اپنے موجد کی نفسیات کو کھل کر بیان کرتا ہے جو مذہنی عقائد اور رسومات کو نہ صرف ماننے سے انکار کرتا ہے بلکہ وہ خدا کی ذات کا انکار کر کے ان تمام ادیان کی تعلیمات جو اپنے ماننے والوں کو جواب دہ ہونے کی وجہ سے ایک خاص نفسیات عطا کرتی ہے سے بھی انکار کرتے ہوئے اپنے آپ کو مکمل آزاد تصور کرتا ہے۔اور اپنی عقل کو اپنا خدا بنا کر عقلی دلائل سے مذہبی عقائد وعبادات کو نہ صرف نقد کا نشانہ بناتا ہے بلکہ اسے عقل کی کسوٹی پر پورا نہ اترنے پر رد بھی کردیتا ہے۔ ابلیست کے ان ملحدانہ نظریات کو معاشرے میں پھلنے پھولنے کے کافی مواقع ملے مگر ان پر خطرے کے بادل اس وقت منڈلائے جب رومن بادشاہت نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔[27] مگر یہ ابلیسی نظام اپنی پولیسی پر کام کرتا رہا اور ابلیسی منصوبے کو مزید تقویت دینے کے لئے اب اسے مختلف فلسفوں کا خوبصورت جامہ پہنایا گیا اور اس انکار خدا کے مختلف نام تجویز کیے گئے جن میں تعمیری الحاد، علمی اور عملی الحادوغیرہ شامل ہیں۔

ابلیس کو دجال کے خروج کی پہلی شرط کافر اعلانیہ طور پر موجودہ دور میں حاصل ہو گئی ہے جس میں الحاد نے باقاعدہ ایک مذہب کی شکل اختیار کر لی ہے یہ لوگ اب بلاخوف وخطر کھلے عام اپنا تعارف ملحد کے نام سے کرواتے ہیں۔ یہ لوگ کسی مذہب (الہامی اور غیر الہامی) جس میں تصور خدا ہو، کے عقائد و عبادات کی پیروی نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ لوگ خدا کی ذات کے منکر ہیں اس لیے ابلیس انھیں آخرت میں جواب طلبی سے بھی غافل کر کے ایک ایسی نفسیات میں ڈھال چکا ہے جو اس شخص کی نفسیات کے مکمل متضاد ہوتی ہے جو آخرت کی کامیابی کو خدا کے بتائے ہوئے قوانین کے مطابق زندگی گزارنے سے منسلک کرتا ہے۔

موجودہ دور میں ابلیسی کاوشوں سے الحاد کا تقریباً پورے یورپ میں اعلانیہ اور باقی دنیا میں خفیہ طور پر رائج ہونا دجال کے خروج کی ایک بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ مگر اس کائنات میں ابھی بھی مذہبی لوگ موجود ہیں جو خدا کی ذات اور اس سے منسلک عقائد وعبادات پر عمل پیرا ہیں۔اس پیپر کا ہدف چونکہ دجالیت کا جائزہ اسلامی نقطہ نظر سے ہے اس لیے اگر اسلامی شریعت کی بات کی جائے تو یہ نظام ابلیس، رحمان کے نظام شریعت کے بلکل برعکس ہے اور اس کے ہر رکن میں اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی ہی ابلیس کا مطمع نظر ہے۔ جس کے لئے وہ دن رات کوشاں ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس دجالی نظام سے آگاہ کرنے کے لیے اس نظام کی خصوصیات کو احادیث مبارکہ میں بیان فرمادیا ہے۔ جنھیں قرب قیامت کے فتنوں کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جن کا ہم ایک ایک کر کے جائزہ لیں گے۔

---

[26]- سورہ الفرقان: 43

[27]- Tim Whitmash, The Deep History of Atheism(and Why its Matter), Lecture given at the annual Congress of the British Humanist Association, 2015

آپ ﷺ نے دجالی نظام کے سب سے پہلے دجل سے اپنی امت کو آگاہ کیا وہ یہ ہے کہ دجالی نظام اللہ کے انکار اور اس کی نافرمانی پر قائم ہوگا جس کی انتہا کو دجال کے خروج سے وابستہ کیا جاتا ہے جب وہ خدا ہونے کا دعوی کرے گا اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس کے دجل سے چوکنا کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال کانا ہے اور اللہ رب العزت ہر عیب سے پاک ہے۔ آپ ﷺ کی حدیث ہے "انہ اعور وانا اللہ لیس باعور وہ (دجال) کانا ہے اور تمھارا رب کانا (یعنی ایک آنکھ سے اندھا) نہیں"[28] آپ ﷺ دجالیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دجالی نظام میں جو چیز انسان کو فائدہ مند بنا کر دکھائی جا رہی ہے وہ درحقیقت اس کے لئے مضر ہے اور جو چیز اسے نقصان پہنچانے والی بتائی جا رہی ہے وہ اس کے لیے فائدہ مند ہے۔ آپ ﷺ اپنی امت کو دجال کے ساتھ چلنے والی جنت اور جہنم کی حقیقت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

"عن نبی ﷺ قال فی الدجال : ان معہ ماء ونارا ، فنارہ ماء بارد وماءہ نار آپ ﷺ نے دجال کے متعلق فرمایا: یقینا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی۔ اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہو گا اور اس کا پانی آگ ہوگا"[29] دجال کے دجالی ہتھکنڈوں اور شعبدوں کی ناپائیداری و حقارت اور اللہ پاک کی عظیم قدرت کو آپ ﷺ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے سوال کے جواب میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "قلت : لانهم يقولون: ان معهم جبل خبز ونهر ماء ، قال: بل هو اهون على الله من ذلک میں (حضرت مغیرہ بن شعبہ) نے کہا: لوگ کہتے ہیں: اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے"[30]

آپ ﷺ کی دجالیت سے متعلق احادیث ان تمام برائیوں کی نشاندہی کرتی ہیں جو رحمان کی بھیجی ہوئی شریعت میں گناہ مقرر کیے گئے ہیں جو انسانی روح کو کثیف، بیمار اور لاغر کر دیتے ہیں، مگر کیونکہ دجالی نظام کی تقویت رحمانی قوانین کی نافرمانی میں پوشیدہ ہے اس لیے دجالی نظام نافرمانیوں اور گناہوں کے مجموعے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اس پیپر میں ان تمام کا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں لیکن اوپر بیان کردہ دجالیت کے اصول میں ان تمام پہلوؤں کی نشاندہی ہو جائے گی جن کی بنیاد کفر و عناد پر مبنی ہے۔ ان میں سے چند ایک کو تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ پاک جوا، زنا، بت اور پانسوں سے ایمان والوں کو دور رہنے کا حکم دیتے ہوئے انھیں آگاہ کر رہے ہیں کہ یہ تمام عمل شیطانی ہیں۔

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"[31]

ترجمہ: "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ"[32]

مگر دجالی نظام کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اب جوا، زنا، پانسے اور بت پرستی اپنی پرانی طرز پر رائج نہیں بلکہ ابلیس نے انھیں اتنا خوبصورت اور جدیدیت کے انداز میں پیش کیا ہے کہ اب اس کا دائرہ کار صرف یورپ اور غیر مسلم ممالک اور کلچر نہیں بلکہ اب انہیں مسلم ممالک میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جوئے کو لے لیں تو اس نے مختلف لاٹریوں اور میچ فیکسیشن کی نئی طرز اختیار کر لی ہے اور موجودہ تمام معاشروں میں جوا پھل پھول رہا ہے۔ زنا کو اسلام میں گناہ کبیرہ کہا گیا ہے جس سے مراد مرد اور عورت کا نکاح کے بغیر مجامعت کرنا ہے۔ لوگ کچھ سالوں تک اگر اس گناہ میں مبتلا ہوتے تو کم از کم

---

[28]- امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (مؤلف)، مولانا ناظم الدین (مترجم)، جامع ترمذی، کتاب فتن، باب: دجال کے بارے میں، ح116، ص57

[29]- امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (مؤلف)، حافظ عبدالستار الحماد (مترجم)، صحیح بخاری اردو، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، ح7130، ص412

[30]-ایضا: ح7122، ص410

[31]-سورہ المائدہ: 90

[32]- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد اول، ص 291

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اس عمل کو نہ صرف پوشیدہ رکھتے بلکہ کبھی بھی اس کو اعلانیہ طور پر رائج کرنے پر پر زور نہ دیتے تھے۔لیکن اگر آج موجودہ دور میں ابلیس نے نبی نوع انسان کو اپنی ابلیسیت میں اس طرح مسحور کر دیا ہے کہ اعلانیہ زنا اور لواطت (ہم جنس پرست) لوگوں نے اپنی ایک تنظیم بنالی ہے جس کا نام انھوں نے ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔رکھا ہے اور تنظیم کا ہر لفظ صرف حرام جنسی خواہشات کی تکمیل کے مختلف طریقوں کا مخفف ہے۔اس میں ایل کا کا مطلب لیسبین ہے جو عورتوں کی ہم جنسی کو ظاہر کرتا ہے۔جب کے جی، گیز یعنی مردوں کی مردوں سے جنسی تسکین کے علم دار ہونے والے گروپ کی نشاندہی کرتا ہے۔بی، بائی سکیشول یعنی وہ لوگ جو مرد اور عورت دونوں سے بیک وقت حرام تعلق رکھنے کے خواہش مند ہوں، ٹی،ٹرانسجنڈر ایسے لوگ جن کی جنس کا ابھی تعین نہیں ہوا کہ وہ مرد ہیں یہ عورت اور انھیں ان کی مرضی کی جنس رکھنے کی آزادی ہو۔اور کیو، کیوئر ایل ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ابھی تک اپنی اپنے لیے کسی جنس کا انتخاب نہیں کیا اور یہ ابھی اس کی تلاش میں کشمکش کی حالت میں مبتلا ہیں۔[33]

دجالیت میں زنا کی ایک اور شکل جو سائنسی ایجاد کے نام سے کرہ ارض میں گردش کر رہی ہے وہ سروگیسی ہے۔جس میں شادی شدہ جوڑا کسی میڈیکل نقص وجہ سے حصول اولاد کے لیے کسی غیر عورت کا انڈا، یا اس کا رحم پیسوں کے عوض حصول اولاد کے لیے استعمال کرتا ہے اور بعض اقات کسی دوسرے مرد کا سپرم شادی شدہ جوڑا حصول اولاد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔اسلام اس طرح حصول اولاد کی اجازت نہیں دیتا اور اس پر علماء اکرام کی فتاوی موجود ہیں کہ یہ زنا کی ایک شکل ہے اور اس سے حاصل ہونے والی اولاد جائز نہیں ہے۔[34]

اب اگر اس دجالی نظام میں پانسوں اور بتوں کی نئ جدید شکل کو دیکھا جائے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اب کاہن بھی آسٹر ولوجی، نیوم رولوجی اور ٹیرٹ کارڈ کی جدید شکل اختیار کر چکے ہیں اور اب انٹرنیٹ کی بدولت لوگ ان کاہنوں کے پاس جانے کی بجائے ان کی ان لائن ویڈیو دیکھ کے ساری پیشنگوئیاں معلوم کر لیتے ہیں۔اب بت پرستی بھی اس دجالی نظام میں وہ عام بتوں کی پوجا نہیں بلکہ اس دجالی نظام میں ناچ گانا کرنے والے لوگوں کو اتنا مقبول و مشہور بنادیا جاتا ہے کہ لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ وہ ان تمام ہستیوں کو کبھی پاکستان آئڈل اور کبھی انڈین آئڈل سے موصوف کرتا ہے اور یہاں لفظ آئڈل کا اوردترجمہ بت ہے۔

اسلامی اقتصادی نظام میں اللہ پاک ہر طرح کی تجارت کو حلال قرار دیتے ہیں اور سود کو نہ صرف حرام قرار دیتا ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سود کھانے والوں کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں۔اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ"[35]

ترجمہ: "اگر ایسانہ کروگے تو خبر دار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کے لیے (تیار ہوتے ہو)"[36]

---

[33] -International Labour Organization, Inclusion of Lesbian, gay, bisexual, transgender, intersex and queer, (LGBTQ+) person in the world of work: A learning Guide, ILO Publisher, Switzerland, 2022, p.6.

[34]-Aref Abu- Rabia, Infertility and Surrogacy in Islamic Society: Socio-Cultural, Psychological, Ethical, and Religious Dilemmas, psychology Journal, Vol.6, 2013, pp.55-57.

[35]-سورہ البقرہ:279

[36]- سید احسن محمود،آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم،لاہور،پاک کمپنی۔جلد 1،ص 110

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

قرآنی آیت میں اعلان جنگ اس عمل کی ہولناکی کو واضح کر رہا ہے۔اور آپ ﷺ کی حدیث بھی اس عمل کی شدید حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سود کا سب سے کم درجہ کا گناانسان کا اپنی ماں سے نکاح کرنا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے "الربا سبعون حوبا ایسرھا ان ینکح الرجل امه سود میں ستر گناہوں (کا ساوبال پایاجاتا ہے) جن میں سے کم تر یہ ہے آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرلے "[37]

اسلام میں سود کے لیے لفظ ربٰو استعمال ہوا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی سے مال ادھار لے اور یہ معائدہ لینے اور دینے والے میں طے پا جائے کہ مقروض یہ رقم مقررہ وقت کو ادا کرے اور اصل اقم کی ادائیگی کے ساتھ وہ زیادہ رقم واپس کرے گا۔اور اگر اس وقت وہ رقم ادا نہ کر پائے تو مقررہ وقت میں توسیع ہو جائے گی لیکن پہلی والی زیادہ رقم میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔[38] ابلیس نے لوگوں سے دجل کرنے کے لئے اب ایسے نئے سسٹم متعارف کروئے ہیں جن سے بچ کر نکلنا اب آسان نہیں۔سب سے پہلے تو بنک وجود میں لائے گئے جن میں تمام معاملات سودی نظام کے مرہون منت ہیں۔اور پھر تمام ممالک کی اقتصادیات کو بین الاقوامی لین دین کے معاملات کے لئے اس سودی نظام پر شفٹ کیا گیا۔پھر آہستہ آہستہ تمام ملکی پیسہ بھی اس نظام کے تحت ملکی اداروں کو ملنے لگے۔یہ معاملہ پہلی اداروں تک محیط رہا پھر ہر نوکری کرنے واکے کی تنخواہ کا سلسلہ بھی بنک کے ذریعے ہونے لگا اور آہستہ آہستہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص اس پر تکیہ کرنے لگے۔لیکن معاملہ یہیں اختتام پذیر نہیں ہوتا اب بنک میں اپنی رقم کچھ مدت تک ڈیپوسٹ کروانے پر اصلی رقم میں اضافہ تو ہو ہی جاتا ہے اور مزید اس رقم پر ہر ماہ منافع کے نام سودی رقم بھی وصول ہوتی ہے۔پھر انعامی پرائز بونڈ اور بچت بونڈ بھی متعارف کروائے گئے اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔آپ ﷺ نے اس وقت سے امت کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگ سود سے محفوظ نہ رہ سکیں گیں۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے "لیاتین علی الناس زمان لا یبقی منھم احدا لا اٰکل الربا فمن لم یاکل اصابه من غبارہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانے آئے گا جب ان میں سے ہر ایک شخص سود کھائے گا اور جو اسے نہیں کھائے گا اس تک بھی اس کا غبار پہنچے گا"[39]

اسلامی شریعت اپنے معاشرے کی بنیاد عدل وانصاف پر رکھتی ہے اور ظلم وستم اور قتل وغارت کو زمین پر پھیلنے سے روکنے کا حکم دیتی ہے۔اللہ پاک قرآن میں ظالم کو ملعون کہتے ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے

"اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ"[40]

ترجمہ:"سن رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے"[41]

ظلم،عدل وانصاف کی ضد ہے اور اس ظلم کی مختلف دجالی صورتوں کو آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ سے باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔آپ ﷺ کے صحابہ نے عدل کی تین اقسام بیان کی ہیں۔اللہ کے حقوق میں عدل (شرک سے اجتناب)،اپنے نفس کے حقوق میں عدل (معاملات)اور اپنے اہل وعیال

---

[37] -امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بناجہ قزوینی (مؤلف)،ابوالعلاء محمد محے الدین جہانگیر (مترجم)،علامہ محمد لیاقت علی رضوی (شارح)،شرح سنن ابن ماجہ،کتاب التجارات،باب:التغلیظ فی الرّبا،جلد سوم،ح 2274،لاہور،اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز،ص800

[38] -سید ابوالاعلیٰ مودودی،سود،لاہور،اسلامک پبلیشر،ص107

[39] -امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بناجہ قزوینی (مؤلف)،ابوالعلاء محمد محے الدین جہانگیر (مترجم)،علامہ محمد لیاقت علی رضوی (شارح)،شرح سنن ابن ماجہ،کتاب التجارات،باب:التغلیظ فی الرّبا،جلد سوم،ح2278،لاہور،اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز،ص801

[40] -سورہ الھود:18

[41] - سید احسن محمود،آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم،لاہور،پاک کمپنی۔جلد2،ص533

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

کے حقوق کی ادائیگی میں عدل۔ حدیث میں ہے "ان لربک علیک حقا، ولنفسک علیک حقا، ولاھلک علیک حقافاعط کل ذی حق حقه تمھارے رب کا تم پر حق ہے۔ تیرا اپنا بھی تجھ پر حق ہے، اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔اس لیے تمام حق داروں کے حقوق ادا کرو"[42] یہ حدیث پاک انسانی ظلم کا خلاصہ یوں بیان کررہی ہے کہ حقوق کی عدم ادائیگی ہی دراصل ظلم ہے جوانسان حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم کرنے کا مرتکب ہوتا ہے وہ ابلیسی راہ پر ہے۔کیونکہ ابلیس نے اللہ پاک کے حکم عدولی کی، تکبر کیا اور ظالموں میں شامل ہوگیا۔اب وہ اپنی ابلیسی سسٹم میں لوگوں کو اللہ پاک کے حکم کی ادائیگی سے دور کرنے کے لیے جال بچھاتا ہے۔اور انھیں ظلم کی ترغیب دیتا ہے۔زمین پر فساد پھیلاتا ہے۔قرآن میں پہلے ظالم اور مظلوم میں ہابیل اور قابیل کا واقع درج ہے۔جہاں سے پہلے قتل کا آغاز ہوا۔پس ابلیسی نظام ظلم، قتل وغارت کا بازار گرم کرتا ہے۔

آپ ﷺ جب قرب قیامت کی نشانیاں بتاتے ہیں تو ان میں ظلم اور قتل وغارت کا عام ہونا شامل ہے۔آپ ﷺ کی حدیث ہے "یتقارب الزمان وینقص العمل، ویلقی الشح، وتظھر الفتن، ویکثر الھرج۔ قالوا: یارسول الله! ایما ھو؟ قال: القتل القتل زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل کم ہو جائیں گے، لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا۔فتنے زیادہ ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہوگی صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل قتل"[43]

اسلامی شریعت رشتوں کے تقدس اور احترام کا مذہب ہے۔اسلام بڑوں کے احترام، چھوٹوں سے محبت، ہمسائیوں کے ساتھ اچھے سلوک کا درس تو دیتا ہی ہے مگر والدین کی محبت اور فرمانبرداری کو اولاد کی آخرت میں کامیابی سے جوڑتا ہے۔اسلام والدین کے احترام کو صرف مومن ہونے سے نہیں جوڑتا بلکہ اگر والدین مشرک بھی ہوں تو بھی مسلمان اولاد پر ان کا عزت واحترام لازم ہے۔اور اسی طرح اسلام صلہ رحمی پر بہت زور دیتا ہے۔لیکن دجالی نظام احکام خداوندی کے تضاد پر قائم ہونے کی وجہ سے اللہ پاک کے ہر حکم عدولی کی طرف انسان کو بلاتا ہے۔اور اس ابلیسی چال کی وجہ سے اللہ پاک اس کے راستے پر چلنے والوں پر لعنت کرتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ"[44]

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ سے عہد واثق کرکے توڑ ڈالتے ہیں اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کردیتے اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر لعنت ہے اور ان کے لیے گھر بھی برا ہے"[45]

موجودہ دور میں ابلیس نے ماں باپ کی فرمانبرداری کو اولڈ فیشن یا مڈل کلاس نظریات کا نام دے دیا ہے اس لیے اب نیو ٹرنڈ میں داخل ہونے کے لئے لوگ ماں باپ اور صلہ رحمی کو پورا کرنے سے کتراتے ہیں۔اب لوگ اپنے بہن بھائیوں کو چھوڑ کر دوستوں کو زیادہ قریب رکھتے ہیں اور ماں باپ کا احترام بھی پہلے جیسا نظر نہیں آتا۔آپ ﷺ نے ان تمام صورتحال کو اپنی حدیث میں قرب قیامت کی نشانیوں میں یوں بیان فرمایا ہے۔آپ ﷺ کی

---

[42] - امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (مؤلف)، حافظ عبدالستار الحماد (مترجم)، صحیح بخاری اردو، کتاب الادب، باب صنع الطعام والتکلف للضیف، جلد5، ح6139، ص644

[43] - امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (مؤلف)، حافظ عبدالستار الحماد (مترجم)، صحیح بخاری اردو، کتاب الفتن، فتنوں کے ظہور کا بیان، جلد6، ح7061، 382

[44] -سورہ الرعد: 25

[45] - سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد2، ص601-602

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

حدیث ہے"و اطاع الرجل زوجته وعق امه وبر صديقه شوہر بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کریگا۔دوستوں کے ساتھ بھلائی اور باپ کے ساتھ ظلم وزیادتی کریگا"[46]

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ اصول واضح ہو گئے ہیں کہ دجالی نظام شریعت خداوندی کے احکامات کے متضاد اصولوں پر اپنا پورا سسٹم استوار کرتا ہے جس کا مقصد ابلیسی منصوبہ کی کامیابی اور بنی نوع انسان کو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری سے روکنا اور اسے کافر، سرکش اور باغی بنا کر اپنے لشکر میں شامل کرنا ہے۔

آپ ﷺ نے اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا"فياتي سبخة الجرف فيضرب رواقه ، وقال : فيخرج اليه كل منافق و منافقة چنانچہ وہ (دجال) جرف کی شوریلی زمین میں آکر اپنا خیمہ لگائے گا اور کہا"ہر منافق مرد اور عورت نکال کر اس کے پاس چلے جائیں گے"[47]

لیکن یہاں یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ دجال کے پیروکاروں میں یہودی کیوں شامل ہیں؟اور دجال کے حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ سے خاتمہ اللہ پاک کی کس حکمت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

## دجال کا خاتمہ

آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں دجال کے پیروکاروں میں یہودیوں کو تذکرہ واضح ملتا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے " يتبع الدجال ، من يهود اصبهان ، سبعون الفا، عليهم الطيالسة اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (یہودی) دجال کے پیروی کریں گے،ان (کے جسموں) پر طیلسان کی عبائیں ہوں گی"[48] یہود اور دجال کی پیروکاری کو سمجھنے کے لیے پہلے یہود کے تصور مسیح کو جاننا بہت ضروری ہے۔ یہودی مذہب میں ایک مسیح کے اس دنیا میں آنے کا عقیدہ پایا جاتا ہے۔یہودی عقیدے کے مطابق اس مسیح کی نشانیاں تورات میں موجود ہیں جن کا خلاصہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔کہ مسیح ایک انسان ہوگا جو حضرت داؤدؑ کی نسل سے ہوگا۔وہ بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دلائے گا۔اور یہودیوں کو ان کا وطن واپس دلوائے گا۔وہ دنیا میں عدل وانصاف قائم کرے گا۔پوری دنیا کو پرامن بنائے گا۔ساری کائنات میں خدا کا بول بالا قائم کرے گا اور ہیکل سلیمانی دوبارہ تعمیر کرے گا۔[49]

یہودیوں کی طرح باقی الہامی مذاہب عیسائیت اور اسلام میں بھی عقیدہ مسیح موجود ہے لیکن کیونکہ اس پیپر کا مقصد صرف اسلامی نقطہ نظر سے مسیح کی تفصیل جاننا ہے اس لیے قرآن پاک ہمیں مسیح کا جو قرآنی تصور دیتے ہیں وہ قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے

"مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ"[50]

---

[46]-امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (مؤلف)، مولانا ناظم الدین (مترجم)، جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب علامات قیامت کے متعلق، باب 47، جلد دوم حصہ 1، ح89، ص48

[47] - ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود (مترجم)، صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، کتاب الفتن واشرائط الساعہ، باب جساسہ کا قصہ، جلد5، ح7391، ص461

[48] ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود (مترجم)، صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب دجال کے متعلق بقیہ احادیث، جلد5، ح7392، ص461

[49] - Walter Homolka, The Messianic Concept in Modern Judaism, Teologia i Moralność", Volumen 17, numer 1 (31), 2022, pp.145-146

[50]-سورہ المائدہ:75

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ترجمہ: "مسیح ابن مریم تو صرف (اللہ کے) پیغمبر تھے۔ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے۔اور ان کی والدہ (مریم اللہ کی) ولی (اور سچی فرمانبردار) تھیں۔دونوں (انسان تھے اور) کھانا کھاتے تھے۔دیکھو ان لوگوں کے لیے اپنی آیتیں کس طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں پھر (یہ) دیکھو کہ یہ کدھر الٹے جا رہے ہیں"[51]

قرآن پاک حضرت عیسیٰ کو مسیح کہتا ہے جو حضرت مریمؑ کے بیٹے ہیں۔اور حضرت مریمؑ پاک باز خاتون ہیں اور یہ دونوں انسان ہیں اور حضرت عیسیٰؑ پہلے رسولوں کی طرح اللہ پاک کے رسول ہیں۔یہ آیت مبارکہ جہاں قرآن کا عقیدہ مسیح بیان کر رہی ہے وہیں یہ یہود کے عقیدہ مسیح کو جو ان کی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد کی پیشنگوئی میں بتایا گیا تھا اس کی بھی وضاحت کر رہی ہے اور نصاری کے عقیدہ تثلیث کا بھی رد کر رہی ہے۔کیونکہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔تینوں مذاہب سامی ادیان میں شامل ہیں۔ان کی الہامی کتابوں کے نام تورات، انجیل اور قرآن ہیں۔لیکن گزشتہ قوموں یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں تحریفات کر لی ان تحریف شدہ چیزوں میں مسیح کا عقیدہ بھی شامل ہے۔یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو مسیح ماننے سے اس لئے انکار کیا کیونکہ وہ مسیح صرف اس شخص کو قبول کرنا چاہتے تھے جو انھیں دنیاوی بادشاہت دے یا دوسرے الفاظ میں حضرت داؤدؑ کی بادشاہت میں یہودیوں کے سنہری دور کو دوبارہ زندہ کرے اور عیسائیوں نے انھیں (حضرت عیسیٰؑ) کو مسیح تو مانا مگر نبی ماننے کے بجائے اللہ کا بیٹا بنا دیا (معاذ اللہ)۔

یہود کے اسی انکار کی وجہ سے وہ آج تک مسیح کے آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔اور دجال اپنے دجل سے یہودیوں کو مسیح ہونے کا یقین دلائے گا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ سے لے کر ہر نبی نے اپنی امت کو فتنہ دجال کی خبر دی مگر جو نشانیاں آپ ﷺ نے دجال کی اپنی امت کو بتائی وہ کسی نبی نے نہیں بتائیں۔اس لئے یہود اس کی نشانیوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس کے دجل کا شکار ہو جائیں گے۔کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق وہ مسیح انھیں دوبارہ ان کو ان کو کھویا ہوا عروج عطا کرے گا۔

اب اگر اللہ پاک کے حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں دجال کے خاتمے کی حکمت دیکھی جائے تو اللہ پاک کا امر واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰؑ کو مسیح بنا کر بھیجا تو ایک قوم نے انھیں مسیح ماننے سے انکار کر دیا اور دوسری نے انھیں مسیح مان کر اللہ کا بیٹا بنا دیا لیکن قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے فیصلوں اور طریقوں میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔

"فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللهِ تَحْوِيلًا"[52]

ترجمہ: "سو تم اللہ کی عادت میں ہرگز تبدیل نہ پاؤ گے اور اللہ کے طریقے میں کبھی تغیر نہ دیکھو گے "[53]

مگر ان دونوں (یہود اور نصاری) میں ایک بات مشترک ہے کہ ان دونوں کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو قتل کر دیا گیا ہے۔اس لیے جب قرب قیامت میں جھوٹا مسیح دجال ظاہر ہو گا تو اللہ پاک حضرت عیسیٰؑ کو زمین پر دوبارہ اتاریں گیں اور یہود کے اس دعوی کو کہ حضرت عیسیٰؑ کو قتل کر دیا ہے غلط ثابت کریں گے۔اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

[51]- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد 1، ص 286

[52]-سورہ فاطر: 43

[53]- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد 3، ص 1052

"وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِن مِّنْ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۔ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا"[54]

ترجمہ: "اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کر دیا ہے (اللہ نے ان کو ملعون کر دیا) اور انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی انھیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ انکے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ پیروئ ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ اور کوئی اہل کتاب نہیں ہو گا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے"[55]۔

احادیث مبارکہ حضرت عیسیٰؑ کی اس دنیا میں آمد کے منظر اور اس مقام کا ذکر یوں بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ویضع الجزیة و یفیض المال حتیٰ لا یقبلہ احد اس ذات کی قسم جس کے قبضے مین میری جان ہے عنقریب لوگوں میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے کو موقوف کر دیں گے اور اتنا مال تقسیم کریں گے کہ لوگ مال قبول کرنا چھوڑ دیں گے"[56]

آپؑ کے مقام نزول، حالت نزول اور دجال کے مقام لد پر قتل کئے جانے کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

"کذلک اذ ھبط عیسیٰ بن مریم بشرقی دمشق عند المنارۃ البیضاء بین مھر وادتین واضعا یدیہ علی اجنحة ملکین اذا طاطا راسہ قطر و اذا رفعہ تحدر منہ جمان کا للولوء قال ولا یجد ریح نفسہ یعنی احدا الا مات وریح نفسہ منتھی بصرہ قال فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ وہ (دجال) انہی باتوں میں مصروف ہو گا کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہلکے زرد رگ کا جوڑا پہنے جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے جب آپؑ سر نیچا کریں گے تو ان کے بالوں سے نورانی قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کافر تک آپؑ (یعنی عیسیٰؑ) کے سانس کی ہوا پہنچے گی مر جائے گا اور آپؑ کے سانس کی ہوا حد نگاہ تک پہنچتی ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر عیسیٰؑ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لد کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے"[57]

---

[54] سورہ النساء: 157-159 -

[55] - سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پاک کمپنی۔ جلد 1، 243-244

[56] - اما ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (مؤلف)، مولانا ناظم الدین (مترجم)، جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بارے میں، جلد دوم حصہ اول، ح 114، ص 56-57

[57] -ایضا، باب دجال کے فتنے کے بارے میں، جلد دوم حصہ اول، ح 121، ص 20-21

دجالی اور دجالی نظام کفر، سرکشی اور عناد کے بنیادی اصولوں پر استوار ایسا سسٹم ہے جو نبی نوع انسان کو اللہ کی ناشکری، نافرمانی اور نفس پرستی کا درس دیتا ہے اس لیے اس دجال اور اس دجالی نظام کے خاتمے کے لیے اللہ رب العزت نے اپنے بنی عیسیٰؑ کا انتخاب کیا ہے جو دجال کے خاتمے کے بعد اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کی شریعت کو زمین پر قائم کر کے دین اسلام کا بول بالا کریں گیں۔